Scanned with CamScanner

مجلّہ

دراساتِ دینیہ

(۲۰۲۱ء)

مجلس ادارت

☆ پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی
☆ پروفیسر مفتی زاہد علی خاں
☆ پروفیسر محمد حبیب اللہ
☆ ڈاکٹر سید محمد اصغر
☆ ڈاکٹر محمد محبوب الرحمان
☆ ڈاکٹر ندیم اشرف
☆ ڈاکٹر ہادی رضا نقوی
☆ ڈاکٹر ریحان اختر
☆ پروفیسر توقیر عالم فلاحی
☆ پروفیسر محمد سلیم
☆ پروفیسر سید طیب رضا نقوی
☆ ڈاکٹر محمد راشد
☆ ڈاکٹر شائستہ پروین
☆ ڈاکٹر اعجاز اصغر
☆ ڈاکٹر رضا عباس
☆ ڈاکٹر محمد عاصم خاں

فیکلٹی آف تھیالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۲، یوپی (انڈیا)

جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

ناشر : پبلی کیشن ڈویژن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ISBN : 978-93-91456-13-9

پنڈت سندر لال کی کتاب:

The Geeta And The Quran : ایک مطالعہ

ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی*

عالمی مذاہب کی کتابیں، ان کے شارحین اور معتقدین ، کائنات کی آفاقی حقیقتوں کی اپنی توجیہات وتاویلات میں ایک دوسرے سے قربت واتصال کا رشتہ رکھتے ہیں۔ دنیا کے سات معروف مذاہب: تین سامی (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) اور چار غیر سامی مذاہب (ہندومت، بودھ مت، جین مت اور زرتشت مذہب) اپنے آپ کو آسمانی کتابوں کا حامل تصور کرتے ہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ موجودہ دنیا کے مذاہب میں سے کسی کی تاریخی سند اور اندرونی شہادت کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہو سکی جو ان کے غیر محرّف متون (devine scripture) کو حاصل رہی ہوگی البتہ ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود یہ شرف قرآن کو حاصل ہے۔

بھارت کی تکثیریت (Pluralism) ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ یہاں یہ موضوع اپنی اہمیت کے متعدد پہلو رکھتا ہے مذاہب کے اس دیش میں مذہبی رنگارنگی کا احساس یہاں کے تمام باشندوں اور ان کے مذہبی رہنماؤں کو رہا ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے اور بعد میں متعدد ہندو اہل علم نے اس موضوع کو اپنی تحقیق کا عنوان بنایا ہے۔ پنڈت سندر لال ان میں سے ایک ہیں[1]

پنڈت سندر لال کی گیتا اور قرآن (اصلاً بزبان ہندی) کو سید اسد اللہ نے جب خوبصورت انگریزی قالب عطا کیا تو ایجوکیشن منسٹر آف انڈیا مولانا ابوالکلام آزاد (م: ۱۹۰۸) کے خصوصی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ ۱۹۵۵ سے قائم دی انسٹی ٹیوٹ آف دی انڈو مڈل ایسٹ کلچرل اسٹڈیز ،حیدر آباد، دکن[3] کے صدر سید عبد اللطیف نے اس کتاب کی بابت اپنے مقدمے میں اس موضوع کی ضرورت واہمیت کے سیاق میں لکھا:

''مصنف نے اس میں گیتا اور قرآن کی قیمتی تعلیمات کو یکجا کیا ہے۔ دونوں کتابوں کی یکساں وحدتوں کو جمع کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دونوں کے درمیان قربت واتصال کا رشتہ موجود ہے۔ پوری دنیا کے لوگ محسوس کریں گے کہ، سندر لال جیسے مذہبی انسان نے خوشگوار رشتوں کو ایک دوسرے کے

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

Scanned with CamScanner

درمیان تلاش کر کے ایک آفاقی قدر پیش کی ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ کیا سندر لال کی مانند دیگر حضرات بھی اپنی تہذیبی اکائیوں سے دنیا کو روشناس کر کے ایک متحدہ پلیٹ فارم فراہم کریں گے! تا کہ پوری انسانیت وحدت آدم اور وحدت کائنات کی نظیر پیش کر سکے۔''[۴]

اس کتاب کے مندرجات، مقدمات اور مترجم کے ملاحظات کے علاوہ یہ ہیں:

1. All Religions are at the base but one
2. The Gita
3. The Religion of the Gita
4. The Essence of the Gita
5. The Quran
6. The Quran and its Teaching
7. The Essence of the Quran

دوسرے باب کی پہلی فصل (صفحات:۴۹) میں گیتا، قرآن، احادیث، مفسرین، صوفیا (رابعہ بصری، بوعلی شاہ قلندر) مثنوی مولانا روم، کبیر، داؤد، گرونانک، گروگووند، بائبل اور مہاتما بدھا کے اقوال کے ذریعہ ایک متحدہ کائنات اور انسانیت کے تصور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ فصل انٹرافیتھ ڈائلاگ کیلئے وافر علمی مقدار فراہم کرتی ہے۔

دوسری فصل: (صفحات: ۵۰۔۵۷) میں گیتا کا مفصل تعارف کرایا گیا ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں: اپنشد، ویدوں کا خلاصہ ہیں۔ یہ معروفات اور منکرات (خیروشر) سے بحث کرتے ہیں۔ یہ اپنشد دنیا کی مذہبی کتابوں کے درمیان اپنا ایک مقام رکھتے ہیں.......لیکن یہ عام انسانوں رقارئین کیلئے قابلِ فہم نہیں ہیں۔ ان سے صرف پڑھے لکھے لوگ ہی استفادہ کر سکتے ہیں.....اپنشد کے بعد ہندوؤں کے درمیان دوسری سب سے معروف ومعتبر کتاب Srimad Bhagwat Gita ہے (ص ۵۱)

تیسری فصل: (صفحات: ۵۸۔۹۰) میں گیتا کے جولوگ جنگ سے x viii) ابواب کا تعارف کرایا گیا ہے مثلاً: شری کرشن اور ارجن کے مکالموں کے ذریعہ جنگ اور اسکی ہولنا کیوں سے گریز کی بات کی گئی ہے۔ دوسری طرف جولوگ گریز کو بزدلی کا طعنہ دیتے ہیں ان کا تذکرہ بھی موجود ہے انسانوں کی ذمہ داریوں، کائنات کے اجزائے ترکیبی مثلاً: زمین، پانی، آگ، ہوا، عقل، دماغ اور نفس پر گفتگو کرتے ہوئے Prameswar (الہ) کی صفات وکمالات پر گفتگو کی گئی ہے مثلاً یہ کہ وہ مکمل ہے، عالم ہے، غیر فانی ہے، مدبر ہے، رازق ہے، نہ کوئی اسے دیکھ سکتا ہے، نہ کوئی اسے سن سکتا ہے۔ وہ نور ہے، تاریکیوں سے دور ہے (ص ۷۰) اس فصل کے ذریعے متعدد فکری مباحث اور فلسفیانہ موشگافیوں کو نہایت آسان پیرائے میں بیان کیا گیا۔

باب سوم (صفحات: ۸۱۔۸۲) میں تین اہم صفات کا تذکرہ ہے امن (Sattwa)، حرکت

Scanned with CamScanner

(Rajas)اور کاہلی(Tamas)۔ان صفات کا جو اثر انسانی جسم وروح پر پڑتا ہے مثالوں کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ یہ فصل انسانی زندگی میں حرکت ونمو کی اہمیت واضح کرتی ہے۔

آخری فصل ہشتم (صفحات:۷۸۔۸۸) میں توبہ،فرض،قربانی،دنیا سے بے رغبتی وغیرہ پر علمی انداز میں گفتگو کی گئی ہے۔

باب چہارم (صفحات:۹۰۔۹۰) میں گیتا کے چند خصائص کی وضاحت کی گئی ہے مثلاً کہتے ہیں کہ گیتا ایک عملی مذہب ہے، یہ صرف پند ونصیحت والا ،مذہب نہیں ہے۔گیتا کے زمانہ میں انسانی سماج مختلف براوریوں اور خاندانوں پر مشتمل تھا جسکی تعیین انکی پیدائش کی بنا پر ہوئی تھی۔عہد قدیم سے ہر براوری اور خاندان ایک مخصوص Dharma پر عامل تھا، جنکا تعلق رواج،حقوق اور مراسم سے تھا جو الگ الگ براوریوں کیلئے مخصوص تھے جنکی روگروانی پورے خاندان کے جہنم میں جانے کا سبب بنتی۔(ص ۹۱)

ایک دلچسپ بحث یہ کی ہے کہ خواہ ایک خدا کی عبادت کی جائے یا متعدد دیویوں (demi-gods) (ص ۹۲) کی پرستش کی جائے ،دراصل اس سے ایک ہی خدا کی عبادت مقصود ہے۔اسی ضمن میں سترہویں صدی کے صوفی شیخ محب اللہ الہ آبادی کی مثال پیش کرتے ہیں جنہوں نے داراشکوہ (م:۱۶۵۹) سے ایک مکالمہ کیا جسکا خلاصہ یہ تھا:

''اس دنیا میں جن دیویوں /دیوتاؤں کی عبادت کی جاتی ہے وہ سب اللہ ہیں'' (ص ۹۳)۔

گویا وہ وحدت الوجود کے فلسفہ پر کلام تو کرتے ہیں ،لیکن کہتے ہیں کہ گیتا دیگر دیویوں کے مقابلہ میں صرف ایک ISwara کی عبادت پر زور دیتی ہے اور اس طرح گیتا اور قرآن صرف ایک خدا کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں (ص۔۹۴)

سندر لال گیتا کی مزید خصوصیت یہ بتاتے ہیں کہ اس گیتا پیدائش کی بنیاد پر انسانوں کے طبقے اور درجے نہیں متعین کئے گئے ہیں بلکہ انسان کاموں کی بنیاد پر برہمن، چھتری، ویاس اور شدر ہوسکتا ہے...... چاروں طبقات پوری دنیا میں پائے جاسکتے ہیں۔انکا احساس یہ ہے کہ اگر گیتا کے الفاظ پر غور کیا جائے تو انکی رو سے وہ تمام برہمن اور چھتری جو ہندوستان کی حکومت میں سرکاری یا نیم سرکاری محکمے میں ملازم ہیں وہ شُدر قرار دیئے جاسکتے ،اس طرح ممبئی کے مسلم بوہرے چھتری کہے جاسکتے ہیں،اور ہزاروں غیر ہندو مثلاً ریو۔ سی۔ ایف۔ انڈریو اور مولانا ابوالکلام آزاد برہمن کہلانے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔(ص ۹۴) سندر لال کی یہ بحث ان کے غیر متعصب ہونے کی آئینہ دار ہے۔

باب پنجم: (صفحات:۹۶۔۱۰۲) قرآن سے متعلق ہے۔اس باب میں الفاظ قرآن کی لغوی تفصیلات،قرآن کے اعجاز اور تاثیر پر بحث کی گئی ہے۔موصوف پوری دنیا میں اسلام کے متبعین کا احاطہ کرتے ہوئے یورپی دانش ور Arthur Glyn Leonard کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"If a book to be guaged by its net results, by the effect it has produced on all that is deepest and best in human nature, then, the Qur'an must necessarily take a high rank as one of the world's Greatest Works."

''اگر دنیا کی کسی کتاب کو اسکی تاثیر کے اعتبار سے جانچا اور پرکھا جائے جس نے اپنے اثرات انسانی اعمال واذہان میں پیوست کر دیئے ہوں، تو اس فہرست میں قرآن کو سب سے اونچا مقام عطا کیا جائے گا۔قرآن دنیا کی عظیم ترین اور شاہکار کتاب ہے۔'' (ص:۱۰۲)

باب ششم: (صفحات ۱۰۳ تا ۱۴۳) پر محیط ہے، جو قرآن اور اسکی تعلیمات کی وضاحت کرتا ہے۔ اس باب میں سینکڑوں آیات کا ترجمہ متعدد فصلوں اور ذیلی عناوین کے تحت کیا گیا اور یہ تمام تراجم یا تو محمد پکھال یا مولوی محمد علی کے ترجموں سے ماخوذ ہیں۔چنانچہ حمد الٰہی (ص۱۰۴)، انسانیت ایک کنبہ ہے (ص۱۰۶)، کلمہ واحدہ کی تمام انسانوں تک فیض رسانی (ص۱۰۷)، لا اکراہ فی الدین (ص۱۱۱) خدا ہر جگہ موجود ہے وہ علیم ہے (ص۱۱۲)، پیغمبر محمد ﷺ اور معجزات (۱۱۳۔۱۱۴)، ہتھیار بند ہونے کی اجازت (ص۱۱۵)، اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت (ص۱۱۹)، برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا (ص۱۳۸) مسائل نسواں (ص۱۲۹)، جہاد (ص۱۳۵)، یوم الآخرۃ (ص۱۳۷) وغیرہ موضوعات سے متعلق جملہ آیات قرآن کا احاطہ کرتے ہیں۔اور اس ضمن میں اٹھنے والے اشکالات کا حل بھی پیش کرتے ہیں مثلاً ہتھیار بند ہونے کی اجازت کے تئیں کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے دفاع میں ہتھیار بند ہونے کی تلقین کی گئی، انہیں کہا گیا کہ اپنا تحفظ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں دونوں سے کر دیں۔چنانچہ جنگ کے نتیجہ میں جو قیدی بن جائیں انہیں آزاد کرانے کی مختلف ترکیبوں کا ذکر کرتے ہیں (ص۱۱۸) نیز حقوق نسواں کے ضمن میں میراث میں ان کے حصوں کی تعیین، مردوں کو حسن معاشرت کی تلقین، نکاح وطلاق کے احکام اور حسن سلوک کی نصیحت، نان ونفقہ وسکنیٰ وغیرہ کی وہ تشریح کرتے ہیں جو اہل سنت والجماعت کے نزدیک مقبول ہے۔ جہاد کی لغوی ومعنوی تعریف کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں جدوجہد کو جہاد قرار دیتے ہیں مثلاً قرآن کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے ہجرت حبشہ کو جہاد بتاتے ہیں (ص۱۳۵) جہاں تلوار استعمال کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی تھی۔مولوی محمد علی کے حوالے سے کہتے ہیں کہ: لفظ جہاد کو صرف جہاد بالسیف کا معنی پہنانا عربی زبان اور قرآنی اسلوب سے عدم واقفیت کی دلیل ہے۔ (ص۱۳۶)۔

آخری باب Essence Of The Quran یعنی قرآن کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ یہ باب گویا سندر لال کے فہم قرآن کا خلاصہ ہے۔انہوں نے نو نکات میں قرآن کے پیغامات کو نچوڑ کر اس طرح پیش کیا ہے:

۱۔ خدا ایک اور یکتا ہے۔اس کی کوئی شبیہ نہیں ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔وہ عالمین کا رب ہے، ہر

شخص اسکا محتاج ہے۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

۲۔ تمام انسان خدا کے بندے ہیں۔ ہر شخص دوسرے کا بھائی ہے۔ بڑائی اور بزرگی کا معیار کارہائے خیر ہیں اور وہ طریقے ہیں جن کے ذریعہ کوئی شخص منکرات کا ازالہ کرتا ہے۔

۳۔ تمام عظیم مذاہب کا منبع خداوند قدوس ہے۔ ہر مذہب کے بانی نے اس تنہا مرکز سے نور اور بصیرت حاصل کی ہے۔اسی وجہ سے تمام مذاہب اپنی بنیاد میں یکساں ہیں اور اس طرح گویا تمام مذاہب ایک ہیں۔

۴۔ رسم و رواج ،طور طریق اور عبادت کے طریقے ہر مذہب میں الگ الگ ہیں جو مختلف احوال و ظروف میں بنائے گئے ہیں۔لیکن بنیادی خصائص میں ان کے مابین کوئی فرق نہیں ہے۔اختلاف وہاں رونما ہوا جہاں لوگوں نے ان خصوصیات میں تعصب برتنا شروع کیا اور غیر ضروری طور پر کسی خاص رسم، طریقے اور طریق عبادت پر زور دینا شروع کردیا۔

۵۔ مشرق و مغرب کی طرف رخ کرنے میں تقویٰ اور پاکیزگی محدود نہیں ہے بلکہ نیکی یہ ہے کہ تمام مخلوقات کے خالق پر ایمان لایا جائے اور پاکیزہ زندگی اختیار کی جائے۔قرآن نماز اور روزے کی ہدایت تو کرتا ہے؛لیکن نماز کے مخصوص طریقے اور روزوں کی ادائیگی کی کیفیت بیان نہیں کرتا (البتہ انکی تفصیلات حدیث میں بیان کی گئی ہیں)

۶ جب بھی کوئی گروہ یا قوم مذہب کی بنیادی تعلیمات سے روگردانی کی مرتکب ہوئی، خدا نے انہی میں سے کسی پیغمبر کو ان کے درمیان دین کو قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔

۷۔ پیغمبروں کے درمیان تفریق کرنا یا کسی کو ماننا اور دوسرے کا انکار صریح گناہ ہے۔

۸۔ اسلام سے قبل جتنی بھی مذہبی کتابیں نازل ہوئیں قرآن انکی تائید و توثیق کرتا ہے اور پیغمبر محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیتا ہے، جو اپنے سے قبل تمام رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں۔

۹۔ گیتا کی مانند قرآن بھی اپنے متبعین کو مخصوص احوال میں اپنے عقیدے کے دفاع اور تحفظ کیلئے ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ گیتا اور قرآن جنگ سے گریز کی تعلیم دیتے ہیں بشرطیکہ اگر دشمن امن کا طالب ہو۔ دین میں جبر نہیں ہے۔ یہی اسلام کی حقیقی تعلیم ہے۔اسلام صبر کرنے اور دوسروں کی برائیوں کا جواب حسن سلوک سے دینے اور معاف کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔کیونکہ خدا رحم دل ہے اور وہ سب کو معاف کرتا ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں:

"The truth is that the besic principles of the Qur'an, even as of other great scriptures, constitute a universal message for all mankind and point clearly to every earnest mind the way to religious and spiritual progress. If we approach the Qur'an with sincerity and love, we are

Scanned with CamScanner

bound to realise that it offers to us that universal humanism which is the essence of all religions, called by the Hindu Sants "Prem Dharam" and by the Muslim Sufis "Madhhab-i- Ishq", the Religion of Love."

درحقیقت قرآن دیگر آسمانی کتابوں کی مانند تمام انسانوں کیلئے ایک آفاقی پیغام پیش کرتا ہے اور صحیح ذہن کے انسان کو مذہبی اور روحانی ترقی کا طریقہ بتاتا ہے۔ اگر ہم محبت اور سنجیدگی کے ساتھ ہر سنجیدہ اور قرآن کا منہج معلوم کریں تو ہم محسوس کریں گے کہ یہ ہمیں آفاقیت وانسانیت کا درس دیتا ہے جو تمام مذاہب کی یکساں قدر ہے جسے ہندو جوگی Prem Dharma کہتے ہیں اور مسلمان صوفی اسے مذہب عشق یعنی محبت کا مذہب کہتے ہیں (ص ۱۴۶)

خلاصہ بحث:

پنڈت سندر لال ایک وسیع المشرب ہندو محقق ہیں۔ انکی تحریر کا مقصد ہندوستان کے تمام مذاہب کی سچائیوں کی تلاش اور ان کے مطابق وحدت آدم اور وحدت کائنات کی تلاش ہے۔ اس پیش کش میں جب وہ تمام مذاہب کو ایک مذہب قرار دیتے ہیں تو وحدت ادیان کے نظریہ کا گمان گزرتا ہے لیکن انکا مقصد وحدت ادیان کی تبلیغ و اشاعت نہیں ہے۔ البتہ مذاہب کے درمیان عقائد، رسوم اور طریقہ عبادت میں جو واضح فرق ہے ان سے صرف نظر کر کے وہ تمام مذاہب کی وحدت کے قائل معلوم ہوتے ہیں جس کے لئے چند آفاقی، اخلاقی اور روحانی حقائق وتعلیمات کو وہ کافی سمجھتے ہیں۔ موصوف کی وسیع المشربی اور بے تعصبی کا حال یہ ہے کہ ہندو دھرم میں پیدائش کی بنیاد پر جو کاسٹ سسٹم ہے اسکی نکیر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ گیتا میں پیدائش کی بنیاد پر نہیں بلکہ اعمال کی بنیاد پر کوئی شخص برہمن، چھتری ویش یا شودر ہو سکتا ہے چنانچہ وہ بوہرہ مسلمان اور مولانا ابوالکلام آزاد کو برہمن ماننے کیلئے تیار ہیں کیونکہ یہ حضرات خدمت خلق اور رفاہی خدمات میں پیش پیش رہتے ہیں۔ سندر لال کی یہ سندرتا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔

سندر لال نے گیتا کے تعارف میں صرف ان ابواب وفصول کا انتخاب کیا ہے جن کا سمجھنا آسان ہے کیونکہ ان کے بقول اپنشد کے اشلوک عام انسانوں کے فہم سے بالاتر ہیں۔ لیکن قرآن کے تعارف اور اس کے پیغامات وتعلیمات کا احاطہ انہوں نے بہتر طور پر کیا ہے۔ قرآنی اصطلاحات کے لغوی ومعنوی تعارف میں سنسکرت، عربی اور جاپان کے مذہبی بیانیے سے استفادہ کرتے ہیں۔ نیز احادیث اور صوفی افکار سے اس کی مزید توثیق کرتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ سید عبداللطیف اور سید اسد اللہ جیسے مسلم احباب ہندو محققین کی تحقیقات سے دنیا کو متعارف کرائیں۔ سندر لال کی ہندی کتاب کے انگریزی ترجمہ کے ذریعہ ہندو مسلم اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ

Scanned with CamSca

آج کے نوجوان اسکالرز کو افہام و تفہیم کے ساتھ قربت واتصال کی نئی دریافتوں کی دعوت دیتا ہے۔ اس کوشش کے نتیجے میں متشدد، متعصب مصنفین کی حوصلہ شکنی ہوگی اور دشمنی کی جگہ دوستانہ ماحول کی آبیاری ہوگی۔ اس پرامن فضا کو پروان چڑھانا اور ہر صورت میں اسے باقی رکھنے کی جدوجہد کرنا عصر جدید کی وہ تمدنی ضرورت ہے جس کا انکار ناممکن ہے۔

تعلیقات وحواشی:

۱۔ پنڈت سندر لال شرما (۲۸ر دسمبر ۱۹۴۰۔ ۲۱ر دسمبر ۱۸۸۱) راجم ضلع رائے پور کے نزدیک ایک چھوٹی سی بستی Chamshur میں پیدا ہوئے وہ تحریکِ آزادی کے قائدین میں سے تھے۔ گاندھی جی، مدن موہن مالویہ اور راجپت رائے کے ساتھ فکری ہم آہنگی کے ساتھ جدوجہدِ آزادی میں سرگرم حصہ لیا۔ انہوں نے سماجی انصاف، مساوات اور اہنسا کے لئے تحریک چلائی۔ انہوں نے مدھیہ پردیش (چھتیس گڑھ) سے سیاسی وسماجی خدمات کی عظیم مہم چلائی۔ ۱۹۲۰ میں کنڈل نہار ستیاگرہ کے نام سے حکومت برطانیہ کی طرف سے جاری کردہ ظالمانہ آبپاش کے ٹیکس کے خلاف مزاحمت شروع کی۔ نیز ہندو سماج میں جاری ذات پات کے خلاف تحریک چلائی۔ انکی خدمات کے طفیل سندر لال چھتیس گڑھ یونیورسٹی قائم کی گئی۔ (دیکھیں: Pt. Sundar Sharma(en.m. Wikipedia.org) مزید دیکھیں: راقم کی کتاب: ہندو محققین کا مطالعہ قرآن وسنت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی ۲۰۱۸ باب اول ودوم۔

۲۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ۸ر مارچ ۱۹۵۵ میں قائم ہوا۔ اس کے دستور کی رو سے مقاصد کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:
اس ادارے کا مقصد انڈیا اور مڈل ایسٹ کے مابین ثقافتی رشتوں کو مضبوط و مستحکم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ان خطوں کے فنون اور ادبیات کی معرفت اور ستائش بڑے پیمانے پر کی جائے گی۔ جس کے لئے درج ذیل ذرائع اختیار کئے جائیں گے:

۱۔ تہذیبی وثقافتی پہلوؤں پر محیط کاموں کا متعدد زبانوں میں ترجمہ اور ان علمی کاموں کو متعدد جلدوں میں مرتب ومنظم کرنا۔

۲۔ تاریخی حیثیت کی حامل شخصیات، تحریکات اور افراد پر تحقیق وریسرچ کو فروغ دینا۔

۳۔ لکچر اور محاضرات منعقد کرنا، ایک انگریزی جرنل کا اجراء اور ہم مقصد تہذیبی اداروں کے ساتھ اشتراک وتعامل کرنا۔ (دی گیتا اینڈ دی قرآن۔ ص:۱)

۴۔ Sundar Lal, The Gita And the Qur'an, Institute of Indo-Middle East Culture Studies, Hydrabad- Foreword, vii Feb. 1,1957

Scanned with CamSca